عبدالرشید ارشد

افغانستان پر حملہ کیلئے تعاون کے نتائج وعواقب...... لمحہ فکریہ!

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے فوجی صدر جنرل پرویز مشرف صاحب کی صدارت میں کور کمانڈروں کے طویل اجلاس اور اس کے بعد ملکی سلامتی کونسل اور کابینہ کے مشترکہ اجلاس سے فراغت پا کر، سولین وزیر خارجہ صاحب نے اپنی پریس کانفرنس میں فرمایا کہ ہم نے کامل اتفاق رائے سے امریکہ میں ہونے والی دہشت گردی کی مذمت کی ہے اور یو این او کی قراردادوں نیز انٹرنیشنل لاء کے تحت امریکہ کو دہشت گردوں کے خلاف اس کارروائی میں بھرپور مدد و تعاون کا یقین دلایا ہے۔ محترم وزیر خارجہ تعاون کی حدود بتانے سے گریزاں رہے۔

بات آگے بڑھانے سے قبل، محترم وزیر خارجہ صاحب اور ان کی وساطت سے ملکی سلامتی کونسل اور فاضل کابینہ سے بصد احترام یہ سوال تو پوچھا جا سکتا ہے کہ یو این او کی یہ قراردادادور انٹرنیشنل لاء مقدس صحائف قرار پائے کہ بے چون وچراں عمل پر اتفاق رائے کی نوبت آ گئی مگر نصف صدی قبل اسی یو این او نے کشمیر میں استصواب کی قراردادیں بھی پاس کی تھیں اور اسی یو این او، اس کی سلامتی کونسل ارض فلسطین میں اسرائیلی جارحیت کے خلاف کچھ کہہ چکی ہے اور کچھ کہنے سے ہر بار امریکہ جیسا ''شریف صلح جو'' ملک اسے روک دیتا ہے۔ اُن قراردادوں پر اسی جوش وخروش بلکہ خشوع وخضوع کے ساتھ عمل ہونا چاہیے تھا کہ وہ اس زیر بحث قرارداد سے کم ''متبرک صحیفہ'' نہیں ہیں۔

آج کے گئے گزرے دور میں خالص اسلامی ریاست افغانستان کفار ومشرکین کی آنکھوں میں بوجوہ کھٹکتی رہتی ہے اور نت نئے الزامات لگاتے، اس پر پابندیاں عائد کر کے دل ٹھنڈا کیا جاتا رہا ہے مگر جب اس پر بھی تسکین نہ ہوئی تو اب فوج کشی کے نعرے لگ رہے ہیں اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کو عملی معاونت بصورت فوجی اڈوں کی فراہمی اور فضائی حدود میں آزاد نقل وحرکت کے لئے مجبور کیا جا رہا ہے۔ اور بقول وزیر خارجہ عبدالستار صاحب ''ہم نے کامل اتفاق رائے کے ساتھ امریکہ کو دہشت گردوں کے خلاف کارروائی میں مکمل مدد وتعاون کا وعدہ کیا ہے۔

کاش! بصیرت ہماری قیادت کا مقدر ہوتی اور قرآن سے رہنمائی لے کر اپنی دنیا وعافیت سنوار لیتے۔ خالق کائنات نے کتاب ہدایت میں منجملہ دوسرے احکامات اور دوسری ہدایات کے، افواج کی نقل وحرکت کے بارے میں رہنمائی دی ہے۔ مثلاً سورۃ النمل میں ملکہ سباء کے حوالے سے یہ بات کہی گئی، جب اس نے درباریوں کے سامنے حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط پڑھا اور عمائدین سلطنت نے کہا کہ ہم بہت قوی ہیں، ہر مقابلے کے لئے تیار ہیں تو ملکہ سبا نے بہت ہی مختصر بات کہی کہ ''جب افواج کسی علاقے میں گزرتی ہیں تو فساد پھیلتا ہے اور عزت والے بے عزت ہو جاتے ہیں''۔

امریکی وبرطانوی افواج میں مسیحی اور یہودی افراد کے علاوہ اور کون ہے اور یہود وہ ہیں جو پاکستان کے خلاف ادھار کھائے بیٹھے ہیں اور موجودہ صورت حال کا رخ افغانستان اور پاکستان کی طرف یہودی انٹیلی جنس موساد نے ہی کارروائی کر کے پھیرا ہے، تاکہ اسرائیل ارض فلسطین میں جو قتل عام کر رہا ہے۔ اس پر کسی متوقع ردعمل سے بچا جا سکے کہ دنیا افغانستان کی تباہی دیکھتی رہ جائے۔ امریکہ، برطانیہ اور عالمی برادری کو آج افغانستان کا پرسکون خطہ دہشت گرد نظر آ رہا ہے، مگر چشم کوروں کو اسرائیل کی مسلسل

ننگی جارحیت نظر نہیں آتی ۔ پاکستان اسرائیل کے نزدیک اس کا دشمن نمبر ایک ہے اور انہوں نے ہر قیمت پر اسے تباہ کرنے کا عندیہ دے رکھا ہے ۔ ملاحظہ فرمائیے!

''عالمی یہودی تحریک کو اپنے لئے پاکستان کے خطرے کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے اور پاکستان اس کا پہلا ہدف ہونا چاہیے، کیونکہ یہ نظریاتی ریاست یہودیوں کی بقا کے لئے سخت خطرہ ہے اور یہ کہ سارا پاکستان عربوں سے محبت اور یہودیوں سے نفرت کرتا ہے ۔ اس طرح عربوں سے ان کی محبت ہمارے لئے عربوں کی دشمنی سے زیادہ خطرناک ہے ۔ لہٰذا عالمی یہودی تنظیم کو پاکستان کے خلاف فوری کارروائی کرنا چاہیے ۔ بھارت پاکستان کا ہمسایہ ہے، جس ہندو آبادی پاکستان کے مسلمانوں کی ازلی دشمن ہے، جس پر تاریخ گواہ ہے ۔ بھارت کے ہندو کی اس مسلم دشمنی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں بھارت کو استعمال کر کے پاکستان کے خلاف کام کا آغاز کرنا چاہیے ۔ ہمیں اس دشمنی کی خلیج کو وسیع سے وسیع تر کرتے رہنا چاہیے ۔ یوں ہمیں پاکستان پر کاری ضرب لگا کر اپنے خفیہ منصوبوں کی تکمیل کرنا ہے تاکہ صیہونیت اور یہودیوں کے یہ دشمن ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جائیں'' (اسرائیلی وزیراعظم بن گوریان بحوالہ ''جیوش کرانیکل'' ۹/اگست ۱۹۶۷ء)

''پاکستان کی فوج اپنے پیغمبر کے لئے بے پناہ محبت رکھتی ہے اور یہی وہ رشتہ ہے جو عربوں کے ساتھ ان کے تعلق کو اٹوٹ بناتا ہے ۔ یہی محبت، وسعت طلب عالمی صیہونی تحریک اور مضبوط اسرائیل کے لئے شدید ترین خطرہ ہے ۔ لہٰذا یہودیوں کے لئے یہ انتہائی اہم مشن ہے کہ بہر صورت، ہر حال میں پاکستانی فوج کے دلوں سے ان کے پیغمبر محمد ﷺ کی محبت کو کھرچ دے'' (امریکی یہودی ملٹری ایکسپرٹ پروفیسر ہرنز کی رپورٹ)

ملکہ سبا کے حوالے سے قرآن کا فرمان اور مذکورہ اقتباسات میں یہود کا فیصلہ ایک بار پھر بغور پڑھ لیجیے! ہم اس کی روشنی میں اپنی بات آپ کے سامنے رکھیں گے ۔ ہم نے اوپر عرض کیا ہے کہ امریکی برطانوی یا دوسری کسی بھی جارح اتحادی فوج میں یہود و نصاریٰ ہی ہوں گے اور بھارت پہلے سے امریکہ کو پاکستان کے خلاف اکسا رہا ہے ۔ ۸۰ کی دہائی میں عملاً جب اسرائیلی جہاز پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کے لئے اڑے تھے اور خلیج میں ان کی Air Refuling ہوئی تھی تو بھارت نے ان اسرائیلی جہازوں کے حملہ سے فارغ ہونے کے بعد ایمرجنسی لینڈنگ کے لئے جام نگر کا ہوائی اڈہ خالی رکھا تھا ۔ کشمیر میں آج بھی اسرائیل ایڈوائزر بھارتی افواج کو مسلم کشی میں مدد دینے کے لئے موجود ہیں اور یہ کوئی راز کی بات نہیں ہے ۔ بین الاقوامی میڈیا کئی بار اس حقیقت کو دہرا چکا ہے ۔

امریکی فوج کو افغانستان کے خلاف اپنے اڈے دینا، اپنی سرزمین کا کوئی حصہ دینا یا اپنی فضائی حدود میں سے گزرنے کی اجازت دینا مسلم حمیت اور غیرت کا جنازہ نکالنا ہے جس سے ہر باشعور نفرت کرتا ہے ۔ اس سے قرآن کے الفاظ میں فساد پھیلتا ہے اور عملاً جسے یہ فساد دیکھنا ہو وہ کویت اور سعودی عرب میں، جہاں امریکی افواج چھاونی ڈالے بیٹھی ہیں، دیکھ لے کہ اردگرد عربوں کے قومی اخلاق و کردار کا معیار کس قدر بلند ہے ۔

پاکستان کے حوالے سے دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس بات کی ضمانت کس کے پاس ہے کہ افغانستان پر کارروائی کے دوران کسی یہودی یا نصرانی کے جہاز سے فائر ہونے والا راکٹ، میزائل ''راستہ بھول کر'' ہماری ایٹمی تنصیبات یا دفاعی تنصیبات کو برباد نہیں کرے گا؟ جس پر اشک شوئی کے لئے اتحادی سوری کہہ دیں گے ۔ جس طرح یوگوسلاویہ میں چینی سفارت خانے سے ''بدلہ'' لے کر سوری کہہ دیا گیا تھا ۔

یہ بات بھی محلِ نظر ہے کہ جب آپ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو جو حالتِ جنگ میں انتہائی مسلح ہوں گے اور عددی قوت بھی کم نہ ہوگی، ملک چھوڑنے پر مجبور کر سکیں کہ عربوں کے خیمے میں داخل اونٹ اب ان سے نکالے نکلے تیار نہیں کہ سیال سونے سے دستبردار ہونا احمقانہ فعل ہے۔ سارے عرب اب نجات کے لئے پریشان ہیں اور بے بس بھی اور سامہ بن لادن اسی اخراج کی بات کہنے پر معتوب ہے۔

امریکہ کو دوسری مسلم ریاستوں اور پاکستان کے ساتھ افغانستان میں اسلام کا راستہ روکنے اور چین پر نظر رکھنے کے لئے جس ٹھکانے کی ضرورت برسوں سے تھی، جس کے لئے وہ عرصہ شمالی علاجات اور لداخ وغیرہ اڈے کی تعمیر کا خواہاں تھا، اسے اب بنے بنائے اڈے فراہم کر کے اپنے ہمسایہ دوست چین کے ساتھ بے وفائی اور ملت مسلمہ کے ساتھ غداری کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ مسلم بلاک بے حسوں اور امریکی یورپی یا روسی آقاؤں کے پٹھوؤں کا ٹولہ ہے، ورنہ اگر ان میں معمولی سی بھی غیرت وحمیت ہوتی تو ارضِ فلسطین، کشمیر، چیچنیا میں یوں بربریت نہ ہوتی اور آج جب پاگل پن میں بپھرا ہوا امریکہ زخمی سانپ کی طرح اسامہ اور افغانستان پر پل پڑنے کو بے قرار ہے تو کسی مسلمان ملک سے اسے ہوش کے ناخن لینے کے لئے، مؤثر آواز بلند نہیں ہو رہی۔

امریکہ اور اس کے اتحادی عالمی غنڈے بن کر شرافت کی زبان سمجھنے پر آمادہ ہی نہیں اور مسلم امت کے عمائدین اپنی حقیقی قوت اسلام کی برکات سے فیض یاب نہ ہونے کے سبب اسے اس کی زبان میں سمجھنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ خوف کے سائے ہر چہرے پر پھیلے ہوئے ہیں۔ حالانکہ امریکہ بہادر سے کہا جا سکتا ہے کہ جناب عالمی عدالت انصاف آپ ہی کی لونڈی ہے وہاں آپ یہ ثابت کریں کہ تمام تر دہشت گردی اسامہ اور افغانستان کی ہے اور ہم یہ ثابت کریں گے کہ اوکلاہامہ کی دہشت گردی میں الزام مسلمانوں پر تھا۔ مگر نکلا اپنا ٹموتھی، اسی طرح ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گان وغیرہ کی تباہی عربوں یا دوسرے مسلمانوں کے ہاتھوں میں نہیں ہوئی، یہ آپ ہی کے آستین کے سانپ، جنہیں آپ نے خود دودھ پلا کر جوان کیا ہے، یہود ہیں۔ ان کی موساد ہے، جس کا اسی طرح کی منظم دہشت گردی کا سابقہ ریکارڈ تاریخ کا حصہ ہے۔

بصیرت ساتھ دے تو چین اور مسلم بلاک کو اپنے ساتھ کھڑا کرنے اور ان کی زبان سے امریکہ کو یہ باور کرانے کی ضرورت ہے کہ جلد بازی میں بلا جواز محض دھونس سے کیا گیا کوئی کام ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے بڑی دہشت گردی ہوگی۔ جس کا نوٹس لینا ہمارا حق ہے۔ ہمیں اگر امریکہ کو کھلے لفظوں میں یہ کہہ دے، جو اس کے اپنے مفاد میں ہے کہ امریکہ چین کو کارنر کرنے کے منصوبہ پر عمل پیرا ہے تو امریکہ حملہ کی جرأت نہ کرے گا۔

حالات کو سامنے رکھتے ہوئے اور امریکہ کی موجودہ ذہنی حالت کے پیش نظر جو بات سمجھ آتی ہے وہ یہ کہ امریکہ رات کے آخری حصے اپنے خلیج میں کھڑے بحری بیڑے سے ایٹمی وار ہیڈ کے میزائل افغانستان پر داغے گا۔ پہلا حملہ دن کی روشنی میں ہونے کا بہت کم امکان ہے۔ اس حملے میں افغانستان کے تمام ہی بڑے شہر ٹارگٹ ہو سکتے ہیں، اور اگر پہلے حملے میں خاطر خواہ کامیابی ہو جائے تو عالمی سطح کی ''چیخ و پکار'' سے بہت حد تک بچا جا سکتا اور کسی دوسرے ملک کا احسان بھی نہ لینا پڑے۔ پاکستانی عوام کے رد عمل اور افغانستان کی ممکنہ جوابی کارروائی سے بھی محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ رات کی تاریکی میں اس ممکنہ کارروائی سے بچنے کے تمام تر انتظامات پاکستان کو بھی کر لینے چاہیں۔ خصوصاً اپنی ایٹمی اور دیگر دفاعی تنصیبات کے حوالے سے مکار ''دوست مکار دشمن بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ اس کی تاریخ بھی ہے۔